گھوڑے کے گوشت کا حکم

تحریر: مفتی محمد خان قادری

یہ حدیث جابرؓ حدیث خالدؓ کی طرح ہے اور دونوں سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ حضور ﷺ نے گھوڑے کے گوشت سے اسی طرح منع فرمایا جیسے گھریلو گدھوں کے گوشت اور خچر سے منع کیا اس کے بعد واضح ہوجاتا ہے کہ حضرت جابرؓ کی روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے کے گوشت میں رخصت دی وہ اس میں متفرد ہیں تو ضروری ہے اس کو سخت بھوک کی حالت پر محمول کرلیا جائے۔

اعتراض: امام طحاوی کہتے ہیں: کہ محدثین نے عکرمہ بن عمار کو ضعیف قرار دیا ہے اور حافظ ابن حجر ''فتح الباری'' میں لکھتے ہیں کہ خصوصاً یہ یحیٰ بن ابی کثیر کے حوالے سے ضعیف ہے؟

جواب: عکرمہ سے مسلم نے روایت لی اور امام بخاری نے بطور تعلیق روایت لی ہے۔ دیگر اصحاب سنن نے ان سے استدلال کیا اور ایک جماعت نے ہر حال میں اسے ثقہ قرار دیا۔ امام ابوزرعہ دمشقی کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد سے سنا کہ وہ یحیٰ بن ابی کثیر سے ایوب بن عتبہ اور عکرمہ بن عمار کی روایت کو ضعیف کہہ رہے تھے اور فرمایا کہ عکرمہ ان دونوں میں سے زیادہ ثقہ ہیں۔ فضل بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا کیا کوئی یمامہ میں عکرمہ یمامی سے مقدم ہے مثلاً ایوب بن عتبہ اور ملازم بن عمر اور دیگر لوگ؟ فرمایا: عکرمہ ان سب سے فوق اور بلند ہے۔ پھر بتایا کہ شعبہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ معاویہ بن صالح نے یحیٰ بن معین سے ثقہ نقل کیا اور غلابی نے یحیٰ سے انہیں ثبت اور پختہ لکھا۔ ابن ابی خیثمہ نے ابن معین سے نقل کیا کہ یہ صدوق ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں۔ شیخ عجلی نے ثقہ کہا اور ان دونوں نے یحیٰ بن ابی کثیر سے ان کی حدیث پر کوئی کلام نہیں کیا۔ شیخ ابن عدی کہتے ہیں: یہ مستقیم الحدیث ہیں جب ان سے کوئی ثقہ روایت کرے۔ یعقوب بن شیبہ نے انہیں ثقہ اور پختہ کہا۔ ابن شاہین نے ثقات میں نقل کیا احمد بن صالح کہتے ہیں میں کہتا ہوں

یہ ثقہ ہیں اور میں ان سے اور ان کے قول سے استدلال کرتا ہوں۔ (التھذیب: ۷۔ ۲۶۳)

یہ یحییٰ بن ابی کثیر کے حوالے سے ان کی توثیق ہے کیونکہ زیادہ روایت ان سے ہی ہے جیسا کہ اسے شیخ ابو احمد حاکم نے واضح کیا۔ الغرض راوی میں اختلاف کیا گیا ہے لیکن یہ اصل اور ضابطہ کے مطابق حسن الاحادیث قرار پاتا ہے۔

جب یہ بات ثابت ہے تو اب حدیث خالد کو اس لئے رد کرنا درست نہیں کہ یہ بخاری و مسلم کی حدیث جابر کے معارض ہے کیونکہ ہم پر واضح ہو چکا ہے کہ حضرت جابرؓ نے حضرت خالد کی اس بارے میں موافقت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھریلو گدھوں، گھوڑے اور خچر کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔

اعتراض: حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ یہ حدیث مسند احمد اور ترمذی میں اسی سند کے ساتھ ہے لیکن اس میں خیل (گھوڑے) کا ذکر نہیں ہے

جواب: اس سے روایت میں اضطراب پیدا نہیں ہوتا کیونکہ ثقہ کا اضافہ مقبول ہوتا ہے اور بھول جانے والا یاد رکھنے والے کے خلاف حجت نہیں ہوتا۔

اعتراض: گھوڑوں کے گوشت میں اجازت اگر سخت بھوک کے لئے ہوتی تو گھریلو گدھوں کی اجازت دینا بہتر تھا کیونکہ وہ کثیر تھے اور گھوڑے کی عزت بھی ہے۔ (فتح الباری: ۹۔ ۵۶۲)

جواب: تمام حرام چیزیں برابر نہیں ہوتیں کیونکہ مجبور اگر گدھے کا گوشت اور خنزیر کا گوشت پائے تو ہم اسے گدھا کھانے کا کہیں گے خنزیر کھانے کا نہیں کہیں گے تو اسی طرح جب گدھے کا گوشت اور گھوڑے کا گوشت پایا جائے تو ہم گھوڑے کا گوشت کھانے کا کہیں گے اور گدھے کے گوشت سے منع کریں گے کیونکہ وہ ناپاک اور نجس ہے۔

جمہور پر تعجب:۔

ہمیں جمہور کے بارے میں یہ تعجب ہے کہ انہوں نے خچر کی حرمت پر حدیث خالد اور حدیث عکرمہ بن عمار از یحییٰ بن ابی کثیر از ابو سلمہ از حضرت جابرؓ سے استدلال کیا لیکن انہوں نے گھوڑوں کے گوشت کی حرمت پر ان سے استدلال نہیں کیا۔ اگر وہ کہیں کہ ہم نے اس پر استدلال اس روایت سے کیا ہے جو حماد بن سلمہ از ابو زبیر از حضرت جابرؓ ہے کہ ہم نے خیبر کے دن گھوڑا، خچر،

☆ دلالت النص سے وہ حکم ثابت ہوتا ہے جو منصوص علیہ حکم کی علت کے طور پر از روئے لغت معلوم ہوتا ہے☆

گدھا ذبح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خچر اور گدھوں سے منع کیا لیکن گھوڑے سے منع نہیں کیا۔اسے امام ابوداؤد اور ابن حبان نے نقل کیا ہے۔

جواب:ابو زبیر از حضرت جابر کی روایت سے استدلال اسی وقت کیا جا سکتا ہے جب وہ لیث کے طریق سے ہو یا اس میں سماع کی تصریح کی ہو۔ہمیں یہ روایت ابو زبیر کے طریقہ سے یوں ملی ہے کہ انہوں نے حضرت جابرؓ سے سنا اور اس میں خچر کا ذکر نہیں کیا۔محفوظ یہی بات ہے کہ انہوں نے صرف گھریلو گدھے ہی خیبر کے دن ذبح کیے تھے۔

تواتر نہیں اخبار احاد ہیں

اہم اعتراض:آپ نے بار بار روایت حلت کو خبر واحد قرار دیا ہے جبکہ امام طحاوی حنفی نے تصریح کی ہے کہ حلت روایات متواترہ سے ثابت ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:

فذهب قوم الى هذه الآثار ،فأجازوا أكل لحوم الخيل ،و من ذهب الى ذلك أبو يوسف ،و محمد رحمهما الله واحتجوا بذلك بتواتر الآثار فى ذلك وتظاهرها ـ ولو كان ذلك مأخوذاً من طريق النظر ،لما كان بين الخيل الأهلية والحمر الأهلية فرق ـ ولكن الآثار ،عن رسول الله ﷺ ،اذا صحت وتواترت اولى ان يقال بها من النظر (شرح معانی الآثار:۳ـ۵۱۸)

کچھ لوگ ان آثار کے پیش نظر گھوڑوں کے گوشت کی اجازت دیتے ہیں۔ان میں امام ابو یوسف ومحمد رحمہا اللہ بھی ہیں انہوں نے متواتر آثار سے استدلال کیا ہے اگر یہ اجتہاد سے ہوتا تو گھریلو گھوڑے اور گھریلو گدھے میں کوئی فرق نہ تھا لیکن جب رسول اللہ ﷺ سے آثار صحت کے ثابت اور متواتر میں تو اجتہاد چھوڑ کر ان پر عمل کیا جائے گا۔

جواب:یہ ان کا تسامح ہے ورنہ تمام نے یہی لکھا ہے کہ حدیث جابر وخالد احاد ہیں متواتر نہیں۔البتہ حدیث جابر ظاہر قرآن کے مخالف اور حدیث خالد اس کے موافق ہے لہذا اس کو تقویت حاصل ہے۔

امام بدرالدین عینی (ت:۸۵۵ھ) نے ان کے تسامح کی نشاندہی یوں کی ہے:

قوله "بتواترالآثار" أى تكاثرها وتظاهر ها ولم يرد به التواتر المصطلح عليه (نخب الافکار:۱۳ـ۱۶۶)

ان کے الفاظ تواتر الآثار سے مراد ان کی کثرت وظہور ہے اصطلاحی تواتر مراد نہیں۔

★ اقتضاء النص سے ثابت ہونے والا حکم عبارۃ النص پر اضافہ ہوتا ہے ★

امام زرقانی نے اس پر خوب نوٹ لکھا ہے کہ ان سے دعویٰ تواتر میں سختی ہوئی ہے:

وقد حاد للحمية عن سواء السبيل فى دعوى التواتر فلم يرد حديث بذلك ينقله جمع عن جمع يستحيل تواطؤهم على الكذب فى جميع الطبقات، ولا يصح الاعتذار عنه بأنه أراد التواتر المعنوى لكثرة طرقه، فان مدار حديث اسماء من جميع طرقه على هشام عن زوجته فاطمة بنت المنذر عن اسماء، فلم يخرج عن كونه خبر آحاد وان كان صحيحاً

(زرقانی علی المواہب: ۳۔۲۷۹)

شیخ طحاوی دعویٰ تواتر میں سیدھی راہ سے مسلکی سختی کی وجہ سے ہٹ گئے۔ اس بارے میں کوئی ایسی حدیث وارد نہیں جسے جمیع طبقات میں ایسی جماعت نے جماعت سے روایت کیا ہو جن کا کذب پر اتفاق محال ہو ان کی طرف سے یہ عذر بھی درست نہیں کہ مراد کثرت طرق حدیث کی وجہ سے معنوی تواتر ہے کیونکہ حضرت اسماء والی حدیث کا مدار جمیع طرق سے ہشام پر ہے جو انہوں نے اپنی بیوی فاطمہ بنت منذر کے حوالہ سے حضرت اسماء سے بیان کیا تو یہ خبر واحد ہونے سے اسے نہیں نکال سکتا اگرچہ وہ صحیح ہو۔

مجوزین کے دلائل:۔

امام شافعی اور امام احمد رحمہما اللہ گھوڑے کا گوشت حلال قرار دیتے اور ان کی دلیل یہ مبارک دو احادیث ہیں:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

نهى يوم خيبر عن لحوم الحمر الاهلية واذن فى لحوم الخيل

(البخاری: ۵۵۲۰۔ مسلم: ۱۹۴۱)

خیبر کے دن گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت کی اجازت دی۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا:

ذبحنا على عهد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فرساً ونحن فى المدينة فاكلناه

(البخاری: ۵۵۱۱۔ مسلم: ۱۹۴۲)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات میں ہم نے گھوڑا ذبح کیا جبکہ ہم شہر مدینہ میں تھے اور ہم نے اسے

تناول کیا۔

معقول جواب:۔

ان دونوں روایات کا اہل علم نے نہایت معقول جواب دیا ہے۔امام ابوبکر جصاص نے حضرت جابرؓ سے مروی روایات کے بارے میں لکھا:

فوردت اخبار جابر فی ذلک متعارضة فجائز حینئذ ان یقال فیها وجهان احدهما انه اذا ورد خبران احدهما حاظر والآخر مبیح فالحظر اولی فجائز ان یکون الشارع اباحه فی وقت ثم حظره وذلک لان الاصل کان الاباحة والحظر طارئ علیها لا محالة ولا نعلم اباحة بعد الحظر فحکم الحظر ثابت لا محالة اذ لم تثبت اباحة بعد الحظر ۔والوجه الآخر ان یتعارض خبرا جابر فیسقطا کأنهما لم یردا (احکام القرآن:۳۔۱۸۶)

اس مسئلہ کے بارے میں حضرت جابرؓ سے متعارض احادیث وارد ہیں تو ان کے بارے میں دو وجہ بیان کی جاسکتی ہیں: پہلی وجہ، جب وارد دو احادیث میں سے ایک میں ممانعت اور دوسری میں اباحت ہو تو ممانعت کو ترجیح ہوگی تو ممکن ہے کہ شارع علیہ السلام نے انہیں کسی وقت مباح قرار دیا پھر اس سے روک دیا کیونکہ اصل اباحت ہے اور ممانعت لامحالہ عارض ہے اور ہم نہیں جانتے کہ اباحت ممانعت کے بعد آئی ہو تو ممانعت کا حکم لامحالہ ثابت ہوگا کیونکہ اباحت ممانعت کے بعد ثابت نہیں ہوتی۔

دوسری وجہ:حضرت جابرؓ سے مروی احادیث میں تعارض ہے لہذا وہ ساقط ہوں گی گویا کہ وہ وارد ہی نہیں۔

امام زرقانی مالکی (ت:۱۱۲۲) نے ان روایات پر لکھا:

رہی بخاری اور مسلم کی حدیث اسماء کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات میں گھوڑے کو ذبح کر کے کھایا جبکہ ہم شہر مدینہ میں تھے۔ دارقطنی کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ ہم نے اور آل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے کھایا۔ اگر اسے ہم تسلیم بھی کرلیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر مطلع تھے اور انہوں نے اپنے اجتہاد سے یہ عمل نہیں کیا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات میں اجتہاد کے جواز کو ترجیح حاصل ہے اس کے باوجود یہ واقعہ معین ہے اور اس میں یہ احتمال ہے کہ یہ خبر ہے اس میں عموم نہیں اور بخاری اور مسلم کی حدیث جابر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خیبر کے دن گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں میں رخصت عطا فرمائی۔ یہ تحریم کے دلائل میں سے ہے کیونکہ الفاظ

میں ''**رخّص**'' اور رخصت مانع کی موجودگی میں عذر کی وجہ سے ممنوع کو مباح قرار دینا ہے جس پر دلیل کہ آپ نے خیبر میں سخت بھوک کی وجہ سے انہیں یہ رخصت دی اور یہ مطلق حلت پر دلیل نہیں جبکہ محل نزاع یہی ہے اور اکثر روایات میں ''**اذّن**'' جیسا کہ مسلم میں ہے یہ ہمارے استدلال کو تقویت دیتا ہے کیونکہ لفظ ''**اذّن**'' اسی پر دلالت کرتا ہے جبکہ لفظ ''**آباح**'' اور ''**احلّ**'' نہیں ہے۔ اسی طرح ایک روایت میں لفظ ''**امر**'' کا معنٰی ہوگا کہ یہ اس مجبوری کے وقت ہے۔ اگر ہم تسلیم کرلیں کہ یہ تحریم پر دلالت کرتا ہے تو یہ حلت پر دلالت نہیں کرے گا کیونکہ دونوں احتمال آپس میں متقابل ہیں۔

(شرح زرقانی: ۳۔۱۲۲)

اکثر احناف کے ہاں تحریم:۔

ان دلائل کے پیش نظر امام مالک اور اکثر احناف گھوڑے کے گوشت کی تحریم کے قائل ہیں۔

امام قاسم بن قطلو بغا نے دوسری فصل میں اہل نظر و اجتہاد کے اقوال ذکر کیے ہیں۔ امام رکن الدین مسعود بن محمد المعروف امام زادہ (ت:۴۹۱ھ) سے نقل کرتے ہیں:

قال ابو حنیفة لحم الخیل حرام خلافاً للنافین له انه خلق للرکوب قوله تعالیٰ "وَالْخَیْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِیْرَ لِتَرْکَبُوْهَا وَزِیْنَةً" معطوفاً علی قوله "وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَکُم" (حکم الاسلام فی لحوم الخیل:۸۱۔۸۲)

امام ابوحنیفہ گھوڑے کے گوشت کو حرام قرار دیتے ہیں، کچھ لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ آپ کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گھوڑے کو سواری کے لئے پیدا کیا اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں کیا ہے ''**وَالْخَیْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِیْرَ لِتَرْکَبُوْهَا وَزِیْنَةً**'' اور اس کا عطف اپنے اس ارشاد ''**وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَکُم**'' پر ڈالا ہے۔

لسان الحکام میں ہے:

وحمار الوحش یوکل بخلاف الاکل والبغل لایوکل ویکره لحم الخیل عند ابی حنیفة رحمه الله وفی الکراهة روایتان والاصح کراهة التحریم

(لسان الحکام:۳۸۱)

جنگلی گدھے کا گوشت کھایا جاسکتا ہے برخلاف گھریلو گدھے اور خچر کے جسے نہیں کھایا جاسکتا۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک گھوڑے کا گوشت مکروہ ہے اور کراہت میں دو روایات ہیں۔ اصح مکروہ

٭امر مطلق وہ امر ہے جس میں لزوم یا عدم لزوم پر دلالت کرنے والی کوئی بات نہ ہو٭

تحریمہ ہونا ہے۔

امام بدر الدین عینی (ت:۸۵۵ھ) کتاب الذبائح میں ایک حدیث کے فوائد ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فیہ حجۃ للشافعی وابی یوسف و محمد بن حسن علی جواز اکل لحم وقال ابو حنیفۃ ، و مالک یکرہ کراہۃ تحریم وقیل تنزیہ (عمدۃ القاری:۲۱۔۱۸۳)

امام شافعی ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن کی گھوڑے کا گوشت پر یہ روایت حجت ہے ۔ امام ابو حنیفہ اور امام مالک اسے مکروہ تحریمی قرار دیتے ہیں جبکہ ایک قول تنزیہ کا بھی ہے۔

امام محمد بن عبد اللطیف کرمانی حنفی (ت:۸۵۴ھ) نے ''**شرح مصابیح السنہ**'' میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کہ آپ نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت کی اجازت دی کے تحت لکھا:

اباح جمع لحوم الخیل منھم الشافعی واحمد وقال ابو حنیفہ یکرہ کراہۃ تحریماً (شرح مصابیح السنہ:۴۔۵۱۰)

ایک جماعت نے گھوڑوں کے گوشت کو مباح قرار دیا ہے ان میں امام شافعی اور احمد شامل ہیں ۔ امام ابوحنیفہ اسے مکروہ تحریمی قرار دیتے ہیں ۔

حتی کہ فتوی میں بھی یہ تحریر موجود ہے۔

فقہاء کرام کے اقوال

جمہور فقہاء کرام اور صاحبین کے نزدیک گھوڑے کا گوشت حلال ہے ۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اس پر مختلف اقوال ہیں : مکروہ تحریمی اور مکروہ تنزیہ۔

فیہ کراہۃ لحم الخیل علی قول ابو حنیفۃ روایتان تنزیہ و تحریم ۔ و صح الثانی

گھوڑے کے گوشت کی کراہت کے بارے میں امام ابوحنیفہ سے دو اقوال ہیں ۔ تنزیہ اور تحریمی ۔ اور دوسرے قول (تحریمی) کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔

امام زرقانی نے یہ تصریح کی ہے:

صحح أصحاب المحیط والہدایۃ والذخیرۃ عنہ أی أبی حنیفۃ التحریم

وهو قول أكثرهم أى الحنيفة وقال القرطبى ابو العباس شيخ صاحب التفسير والتذكره فى شرح مسلم مذهب ملك الكراهة هذا ضعيف الا ان تحمل على التحريم ، وقال الفاكهانى المشهور عند المالكية الكراهة والصحيح عند المحققين منهم التحريم وهو المعتمد المشهور (زرقانی:۳۔۲۸۰)

اصحاب محیط، ہدایہ اور ذخیرہ نے امام ابوحنیفہ سے اس کی تحریم کو صحیح قرار دیا ہے اور اکثر احناف کا یہی قول ہے۔ امام ابو العباس قرطبی جو صاحب تفسیر اور تذکرہ کے شیخ ہیں انہوں نے شرح مسلم میں امام مالک کا مذہب کراہت لکھا ہے۔ یہ بات ضعیف ہے البتہ جب اسے تحریم پر محمول کر لیا جائے۔ شیخ فاکہانی کہتے ہیں مالکیہ کے نزدیک مشہور کراہت ہے اور ان کے محققین کے ہاں صحیح تحریم ہے اور یہی مشہور و معتمد ہے۔

امام ابن حجر عسقلانی نے اسی مسئلے کو ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے:

وصح القول بالكراهة عن الحكم بن عتيبة و مالك و بعض الحنفية و عن بعض المالكية والحنفية التحريم ، وقال الفاكهى : المشهور عند المالكية الكراهة ،والصحيح عند المحققين منهم التحريم۔

وقال ابو حنيفة فى الجامع الصغير أكره لحم الخيل ، فحمله أبو بكر الرازى على التنزيه وقال: لم يطلق أبو حنيفة فيه التحريم وليس هو عنده كالحمار الاهلى ، وصحح عنه أصحاب "المحيط" و "الهداية" و "الذخيرة" التحريم ،وهو قول اكثرهم وعن بعضهم :يأثم آكله ولايسمى حراماً (فتح الباری:۱۷۔۱۰۵)

امام حکم بن عتیبہ، مالک اور بعض احناف سے کراہت کا قول صحیح ہے۔ اور بعض مالکیہ اور احناف تحریم کے قائل ہیں۔ شیخ فاکہی کہتے ہیں۔ مالکیہ کے نزدیک مشہور کراہت ہے اور ان میں سے محققین کے ہاں صحیح تحریم کا قول ہے۔ امام ابوحنیفہ نے جامع الصغیر نے کہا کہ میں گھوڑے کے گوشت کو مکروہ جانتا ہوں امام ابوبکر رازی نے اسے تنزیہ پر محمول کیا اور کہا کہ امام ابوحنیفہ نے اس پر تحریم کا اطلاق نہیں کیا کیونکہ وہ گوشت ان کے ہاں گھریلو گدھے کی طرح نہیں لیکن اصحاب محیط، ہدایہ اور ذخیرہ نے

قول تحریم کو صحیح قرار دیا اور یہی اکثر احناف کا قول ہے۔بعض نے کہا کہ یہ گوشت کھانے والا گناہ گار ہے لیکن انہوں نے حرام کا اطلاق نہیں کیا۔

بزرگ کا خواب:۔

امام جلال الدین بن شمس الدین الخوارزمی فرماتے ہیں:

ثم قیل الکراہۃ عنہ کراہۃ تحریماً و حکی عن عبدالرحیم الکرمنی انہ قال کنت متردداً فی ھذہ المسئلۃ فرأیت ابا حنیفۃ رحمہ اللہ فی المنام یقول لی کراھۃ تحریم یا عبدالرحیم (الکفایۃ:۸۔۴۲۱)

پھر ایک قول کے مطابق امام صاحب کے ہاں اس کراہت سے مراد کراہت تحریمی ہے۔شیخ عبد الرحیم الکرمنی کے بارے میں منقول ہے کہ میں اس مسئلہ میں تردد کا شکار ہوا تو میں نے امام ابوحنیفہ کو خواب میں دیکھا تو آپ نے مجھے فرمایا: عبدالرحیم میری مراد مکرہ تحریمی ہے۔

یہ بات ذہن نشین رہے فقہائے اُمت نے اس مسئلہ کی بنیاد قرآن وسنت پر رکھی ہے محض عقلی دلائل پر نہیں۔مذکورہ مسئلہ میں اگرچہ دلیل عقلی یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ گھوڑا آلات جہاد میں سے ہے اس لئے اس کا ذبح کیا جانا مناسب نہیں مثلاً علامہ مرغینانی صاحب ہدایہ نے یہی عقلی دلیل دی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے کتاب وسنت کے دیگر دلائل بھی فراہم کیے ہیں۔مثلاً حضرت ملا علی قاری (ت:۱۰۱۴ھ) کے الفاظ ملاحظہ کیجیے:

قال ابو حنیفۃ بحرمۃ لحمہ مستدلاً بالکتاب والسنۃ

(مرقاۃ المفاتیح:۷۔۲۲)

امام ابوحنیفہ اس کے حرام ہونے کے قائل ہیں اور انہوں نے قرآن وسنت سے استدلال کیا ہے۔

اس کے بعد ہمارے دور کے ایک محقق علامہ غلام رسول سعیدی کی یہ تحریر چہ معنی دارد۔۔۔؟

''میں کہتا ہوں کہ گھوڑوں کا گوشت کھانا اس لئے مکروہ تھا کہ اس وقت گھوڑوں پر سوار ہو کر دشمن اسلام سے جہاد کیا جاتا تھا۔اب چونکہ گھوڑے استعمال نہیں ہوتے بلکہ ٹینک اور توپیں استعمال ہوتے ہیں اور فوجی گھوڑوں پر سواری نہیں کرتے بلکہ ٹرکوں میں سفر کرتے ہیں، اس لئے اب گھوڑوں کا گوشت کھانا بلا کراہت جائز ہے لیکن ہمارے ہاں اس کا تعامل اور رواج نہیں ہے اور گھوڑے کا گوشت کھایا جائے تو اس کو نیا کام سمجھ کر شور شرابہ کریں گے، اس لئے آج کل اس کا

گوشت کھانے سے اجتناب کرنا چاہئے۔ (نعمۃ الباری:۷۔۵۹۴)

ایک اور مقام پر امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہا اللہ کے مسلک کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا:

''امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے جو گوشت کھانے کو مکروہ کہا ہے، اس کی وضاحت میں کہتا کہ امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہا اللہ نے گھوڑے کے گوشت کے کھانے کو اس وقت مکروہ تحریمی فرمایا تھا جب گھوڑوں پر سواری کر کے جہاد کیا جاتا تھا اور دوسرے قول میں مکروہ تنزیہی فرمایا ہے اور اب چونکہ گھوڑوں پر سواری کر کے جہاد نہیں کیا جاتا بلکہ جنگی نقل وحمل کے دیگر ذرائع کو استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً ٹینک، توپ، بکتر بند گاڑی اور جیپ وغیرہ اور میدان جنگ میں گھوڑوں کو استعمال نہیں کیا جاتا اس لئے اب اگر گھوڑوں کو ذبح کر کے کھایا جائے تو ان کا کھانا مکروہ نہیں ہوگا۔ یہ اور بات ہے کہ ہمارے علاقوں میں اور ہمارے عرف میں گھوڑوں کے گوشت کو کھانے کا رواج نہیں ہے بلکہ بالعموم اُونٹوں کے گوشت کو کھانے کا بھی رواج نہیں ہے۔ صرف بکریوں، گایوں اور بھینسوں کے گوشت کو کھانے کا رواج ہے۔ یا پھر مرغیوں کا گوشت کھایا جاتا ہے۔'' (نعمۃ الباری:۱۱۔۵۹۶)

الغرض کتاب وسنت کے دلائل اس کی حرمت پر موجود ہیں البتہ دوسری طرف بعض احادیث ہیں جن کی وجہ سے امام اعظم رحمہ اللہ نے حرام کے بجائے مکروہ تحریمی کا حکم لگا کر دقت نظر کا مظاہرہ کیا ہے۔ مولانا ظفر احمد عثمانی (ت:۱۳۹۴ھ) امام صاحب کی رائے کو ترجیح دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اللہ تعالی امام ابوحنیفہؒ پر رحمتوں کا نزول فرمائے، ان کی نظر احادیث میں موافقت اور ان کے اپنے مقام پر رکھنے کی دقیق نظر رکھتے ہیں۔ تم نے دیکھا کہ امام صاحب نے گھریلو گدھوں اور خچر کے گوشت کو حرام اور نجس قرار دیا کیونکہ رسول پاک ﷺ سے ان کا حرام ہونا تواتر سے ثابت ہے اور ان کے مخالف کوئی شے صحیح نہیں۔ لیکن امام صاحب نے گھوڑے کے گوشت کو مکروہ قرار دیا اور اسے حرام نہیں کہا کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے گھوڑوں کے گوشت کھانے کی رخصت دینا ثابت ہے اور اس سے ممانعت بھی فرمائی ہے اور آپ جان چکے ہیں کہ وہ اس بارے میں منفرد نہیں بلکہ ان سے پہلے حضرت ابن عباس نے یہی کہا اور یہی بات امام حکم بن عتیبہ اور مالک بن انسؓ نے کہی۔''

اہم مغالطہ:۔

اُوپر حضرت ملا علی قاری کے حوالے سے گزرا کہ حدیث ''**حلت و حرمت**'' میں سے کسی کی تاریخ معلوم نہیں کہ ان میں سے کون پہلے اور کون بعد میں ہے اسی طرح امام بُرہان الاسلام

سرخسی نے بھی لکھا:

فقد اجتمع المبيح والمحرم ولم يعرف التاريخ بينهما فنجعل المحرم متاخرًا احتياطًا لأمر الحرمة وتقليلًا النسخ

یہاں مبیح اور محرم اکٹھے ہیں اور ان دونوں کی تاریخ معلوم نہیں لہذا ہم معاملہ حرمت اور قلت نسخ کی وجہ سے احتیاطاً محرم کو متاخر قرار دیں گے۔

بلکہ بعض محدثین مثلاً امام ابو داؤد اور نسائی نے حدیث خالد کو منسوخ قرار دیا جس کی وجہ سے مغالطہ پیدا ہو گیا۔ اگر تحقیق و نظر کا دائرہ بڑھایا جاتا تو اس مغالطہ کا ازالہ دلائل کی بنیاد پر موجود ہے۔ مثلاً یہ بات طے پا چکی ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سن آٹھ ہجری میں اسلام لائے تو ان کی روایت بعد کی ہے جو منسوخ کیسے ہو سکتی ہے؟ البتہ یہ بات سامنے ضرور آجاتی ہے کہ حدیث خالد صحیح اور وہ حدیث جابر کے معارض ہے۔ جب یہ معلوم ہو گیا کہ حدیث خالد بعد کی ہے تو وہ ناسخ بنے گی نہ کہ منسوخ۔ دارالعلوم دیوبند کے فتویٰ میں بھی مغالطہ یہی ہے کہ حدیث جابر منسوخ ہے جبکہ حقیقت ایسے نہیں فتویٰ کے الفاظ یہ ہیں:

''اگر ان کے نزدیک ممانعت والی روایت کی وجہ سے کراہت ہے تو وہ روایت محدثین کے نزدیک متفق علیہ کی وجہ سے منسوخ ہے''

اس کے بعد ملا علی قاری کی ''**مرقاة المفاتيح**'' کی عبارت کے ذریعے امام نووی کا اس پر حوالہ دیا لیکن اس پر جو ملا علی قاری کی تحقیق تھی اس پر شاید نظر نہ گئی۔ ہم نے اس کا تفصیل کے ساتھ پیچھے ذکر کر دیا ہے۔

ناسخ و تاریخ کا معلوم ہونا

امام قاسم بن قطلو بغا لکھتے ہیں کہ بعض چیزوں سے تاریخ معلوم ہو جاتی ہے مثلاً بخاری و مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع کیا اور گھوڑوں کے گوشت کی اجازت دی۔ امام طبرانی نے ''**المعجم الاوسط**'' میں حضرت جابر سے نقل کیا کہ خیبر کے دن لوگوں کو بھوک لگی انہوں نے گھریلو گدھوں کو ذبح کیا اور برتنوں میں پکانا شروع کیا۔ یہ بات نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے گھریلو گدھوں، گھوڑے اور خچر کے گوشت کو حرام قرار دیا اور واقعہ خیبر کے بارے میں تحقیق یہی ہے کہ یہ

سات ہجری میں ہوا اور حضرت خالد بن ولید کا اسلام لانا آٹھ ہجری میں ہے کیونکہ امام واقدی نے لکھا ہے کہ ہمارے نزدیک ثابت یہی ہے کہ حضرت خالد خیبر میں موجود نہ تھے وہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے وہ اور عمرو بن العاص آٹھ ہجری صفر کے پہلے دن اسلام لائے۔ (المغازی:۲۔۶۱۱)

حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے آٹھ ہجری میں اسلام لانے پر یہ شواہد بھی موجود ہیں:

مستدرک میں حبیب بن ابی اوس بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عمرو بن العاص نے بیان کیا:

خرجت عامداً الی رسول اللّٰہ ﷺ فلقیت خالد بن الولید وذالک قبیل الفتح وھو مقبل من مکۃ فقلت أین ترید یا ابا سلیمان۔فقال واللّٰہ لقد استقام المیسم وان الرجل لنبی اذھب فاسلم فحتی متی؟قال فقدمنا المدینۃ علی رسول اللّٰہ ﷺ وتقدم خالد ابن الولید فاسلم وبایع ثم دنوت فبایعت وانصرفت (المستدرک: ذکر اسلام خالد بن الولید:۴۔۳۶۹۔رقم:۵۳۴۵)

میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جانے کے ارادہ سے نکلا تو میری ملاقات خالد بن ولید سے ہوئی اور یہ فتح مکہ سے تھوڑا سا پہلے کا زمانہ تھا وہ مکہ سے آرہے تھے میں نے پوچھا ابوسلیمان کہاں کا ارادہ ہے انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم تیر نے صحیح نشاندہی کی ہے کہ یہ اللہ کا نبی ہے تو میں جا کر اسلام لانا چاہتا ہوں کب تک اس سے رکا رہوں گا؟ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ میں حاضر ہوئے پہلے خالد بن ولید اسلام لائے۔پھر میں اسلام لایا اور واپس لوٹ گئے۔

دوسری روایت میں آگے یہ الفاظ بھی ہیں:

فقلت واللّٰہ ما جئت الا لا سلم فقدمنا علی رسول اللّٰہ ﷺ فتقدم خالد بن الولید فاسلم وبایع ثم دنوت فبایعتہ ثم انصرفت (المستدرک: رقم:۶۶۶۲)

میں نے ان سے کہا اللہ کی قسم میں بھی اسلام لانے کے ارادہ سے نکلا ہوں تو ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے خالد بن ولید نے آگے بڑھ کر اسلام قبول کیا اور بیعت کی پھر میں نے بیعت کی اور واپس لوٹ گئے۔

یہ روایات بتاتی ہیں کہ یہ حضرت عمرو بن العاص کے ساتھ اسلام لائے اور ان کے اسلام لانے کا سن آٹھ ہجری ہے جس پر یہ روایت شاہد ہے۔

امام حاکم نے اپنی سند کے ساتھ ابراہیم بن المنذر سے بیان کیا:

☆☆☆ ☆ ☆ گستاخ رسول کو سر کا خطاب قابل مذمت ہے ☆☆☆☆

قال عمرو بن العاص بن وائل قدم رسول الله ﷺ سنة ثمان يكنى ابا عبدالله وتوفى بمصر يوم الفطر سنة اثنين واربعين وهو وال عليها

(المستدرک: ۵۶۸۔رقم: ۵۹۶۵)

عمرو بن العاص بن وائل رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آٹھ ہجری میں حاضر ہوئے ان کی کنیت ابو عبداللہ اور یہ مصر میں عید الفطر کے دن چوالیس ہجری میں فوت ہوئے جبکہ وہ مصر کے گورنر تھے۔

سوال: حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ بات بھی موجود ہے کہ ہم خیبر کے دن حضور ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ نے مجھے یہ ندا دینے کا حکم دیا۔''**الصلوة جامعة**'' اور مسلمان کے علاوہ کوئی جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

جواب: آپ پیچھے امام واقدی اور دیگر کے حوالے سے پڑھ چکے ہیں کہ آپ خیبر میں موجود نہیں تھے اور آپ فتح مکہ سے کچھ پہلے اسلام لائے۔

سوال: یہ اس روایت کو ضعیف قرار دیتا ہے۔

شیخ قاسم بن قطوبغا فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ یہ الفاظ''**الصلوة جامعة**''خیبر کے بعد کسی غزوہ میں کہے گئے کیونکہ امام طبرانی نے حضرت خالدؓ سے

روایت کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ میں شریک تھا۔ یہود آپ کے پاس آئے اور شکایت کی کہ لوگ اپنے باغات میں چلے گئے تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس آواز کا حکم دیا ''**الصلوة جامعة**'' اور جنت میں مسلمان ہی داخل ہونگے جب لوگ جمع ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہود کا کیا حال ہے کہ انہوں نے شکایت کی تھی کہ وہ اپنے باغات میں چلے گئے۔ سنو کسی معاہد کا مال اس کے حق کے بغیر حلال نہیں ہو سکتا اور تم پر گھریلو گدھے اور گھریلو گھوڑے حرام ہیں۔

(المعجم الکبیر: ۴۔۱۱۱)

یہی روایت ایک اور طریق سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور ایک اور سند سے حضرت خالد سے بھی مروی ہے اور ان میں سے کسی سے خیبر کا ذکر نہیں اور یہ بھی قطعی طور پر معلوم ہے کہ خیبر کے دن یہود سے کوئی معاہدہ نہیں تھا۔ لہذا جو کچھ واقدی نے کہا ہے کہ آپ آٹھ ہجری کو ایمان لائے وہ صحیح ہے اور یہ واضح کر دیتا ہے کہ یہ روایت ''کہ حضور ﷺ نے گھوڑوں کے گوشت سے منع فرمایا'' یہ بعد کی ہے اور یہ حدیث جابر کے لئے ناسخ بنتی ہے۔

☆☆☆ اتحاد امت وقت کی اہم ضرورت ہے ☆☆☆

یہ تمام شواہد اس پر دلیل ہیں کہ حدیث خالد بعد کی ہے اور یہ دیگر روایات حلت از جابر کے لئے ناسخ قرار پاتی ہے اور یہی بات علمائے احناف نے ہر جگہ واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔

الغرض جب گھوڑے کے گوشت کی حرمت پر ایسی حدیث صحیح ناسخ ہے جس کی تائید قرآن کا ظاہر کر رہا ہے پھر مجوزین کے دلائل کا معقول جواب بھی موجود ہے تو اس کی حرمت کو ہی ترجیح ہونی چاہئے۔ البتہ امام اعظم رحمہ اللہ نے نصوص کے متعارض ہونے کی وجہ سے احتیاطاً اس پر حرام کا نہیں بلکہ مکروہ تحریمی کا اطلاق کیا ہے جو حرام کے قریب ہی ہوتا ہے۔ لہذا حلال وحرام کے مسائل میں ہمیں بھی نہایت ہی محتاط رہنا چاہیئے۔

احسن القواعد الترکیبیه

درسی عربی کتب کی عبارات کی ترکیب کے قواعد آسان انداز میں

جناب مولانا محمد احسن اویسی کی نئی پیش کش……

از افادات مفتی لیاقت حسین مظہری صاحب

صدر مدرس جامع العلوم مرکزی عید گاہ خانیوال

ملنے کا پتہ: دارالعوم حنفیہ غوثیہ پی ای سی ایچ سوسائٹی بلاک ۲ کراچی